

## 1

اے میرے قادر خدا! تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنے کئے  
 ہوئے وعدوں کے مطابق اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہ  
 ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ء مطابق ۲۵ شہادت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)



- ☆..... اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کا ایمان افروز تذکرہ
- ☆..... جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔
- ☆..... اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن  
 رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو۔
- ☆..... جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا۔
- ☆..... اللہ کرے آپ کا درد مجھے اپنے درد سے بڑھ کر ہو جائے۔
- ☆..... اللہ تعالیٰ اس پیاری جماعت کو کبھی ناشکر گزاروں میں سے نہ بنائے۔
- ☆..... نظام خلافت..... جبل اللہ..... بابرکت راہ ہے۔
- ☆..... خلافت ایک شجرہ طییبہ ہے..... وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔
- ☆..... نظام جماعت اور نظام خلافت کا ایک تقدس ہے.....

تشهد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی حسب ذیل آیت تلاوت فرمائی  
﴿وَأَسْأَلُكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ. أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ. فَلْيَسْتَجِيبُوا  
لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۴)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ آیت کریمہ جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب سے تعلق رکھتی ہے۔ گواہی صفت کا بیان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں لیکن ان حالات میں آج کے لئے میں نے اس کو منتخب کیا ہے۔ اس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس پہلو سے آج یہ مضمون بیان کیا جائے گا اور قبولیت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو بیشمار احسان اور فضل فرمایا ہے اس کا ذکر ہوگا۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے:-

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ بڑا حیاء والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا

ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب فی حسن الظن باللہ عزّوجلّ)

یہاں تو جماعت ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔ پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق دوڑتا ہوا آتا اور ہماری مدد فرماتا۔ الحمد للہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ شاید ہی کبھی کسی مجلس سے اٹھے ہوں گے کہ آپ نے اپنے صحابہؓ کے لئے ان الفاظ میں دعا نہ کی ہو: اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین کے بارہ میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال۔ اور دنیا کو ہمارا سب اس سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا ہی ہمارا مبلغ علم نہ ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسییح بالید)

## خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ وہ دعا کو رد نہیں کرتا۔..... قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے ﴿وَلَنَبَلِّغَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ

الْجُوع ﴿﴾ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ نونِ ثقیلہ سے جو اظہارِ تائید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج ﴿﴾ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ﴿﴾ ہی ہے۔ اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے، وہ { اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ } میں ظاہر کیا ہے۔..... الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابلہ رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ آپ کے گیارہ بچے مر گئے مگر آپ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیوں؟“

(الحکم ۲۸/ فروری ۱۹۰۲ء، ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

پھر فرمایا: ”خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے“

(البدرد ۱۳/ اپریل ۱۹۰۳ء، ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

فرماتے ہیں:- ”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا“۔

(البدرد ۲۴/ اپریل ۱۹۰۳ء، ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

فرمایا:- ”میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہمووم اور غمووم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج و غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں“۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ ۱۳۰ تا ۱۶۷ء، ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۶)

اللہ تعالیٰ مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا درد مجھے اپنے درد سے بڑھ کر ہو جائے۔ اللہ میری مدد فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- ”سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے

ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔“

(البدر ۲۴ / اگست ۱۹۰۴، ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰)

آپ فرماتے ہیں:- ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔“

(البدر ۱۱۳ / اپریل، ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۱)

پھر آپ نے فرمایا:- ”جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔“

(الحکم ۲۸ / فروری ۱۹۰۳، ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ اس دور میں بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کیں۔ اور سب سے بڑھ کر ان دعاؤں سے بھی حصہ دے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لئے کیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بنایا ہے جس کے نظارے ہم روز کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کی وفات نے ہماری کمزریں توڑ کر رکھ دیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے طفیل ہی اپنے وعدہ کو پورا فرمایا۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ. وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا. يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا. وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

(سورة النور: ۵۶)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے

ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس پیاری جماعت کو کبھی ناشکر گزاروں میں سے نہ بنائے

ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ بروایت حذیفہ بن یمان)

اللہ کرے کہ یہ نعمت تا قیامت قائم رہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل کا ہاتھ کبھی جماعت پر سے نہ اٹھائے۔ یہ جماعت ہمیشہ شکر گزاروں اور دعائیں کرنے والوں کی جماعت بنی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارا اور رحمت کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔“  
(الحکم ۱۴/۱ اپریل ۱۹۰۸، ملفوظات جلد ۵ ص ۵۲۴-۵۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: ”اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔..... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔..... جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ

میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ ..... ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:-

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے { كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي } اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قومی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نامتو رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

(رسالہ الوصیت صفحہ ۶ - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴)

اب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس جبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔

(بدر۔ یکم فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: - خلافت کے قیام کا مدعا تو حید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا، زائل نہیں ہو سکتا، اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی..... خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کرو گے، میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کامل تو حید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد و ثناء کے گیت گایا کرو گے۔ یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا اور مجھے یقین ہے اور جو نظارے ہم نے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجے میں غم کے دھاروں کے علاوہ حمد کے دھارے بھی ساتھ بہہ رہے ہیں اور شکر کے دھارے بھی ساتھ ہی بہہ رہے ہیں ایسے حیرت انگیز ہیں کہ آج دنیا میں کوئی قوم اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ جو جماعت احمدیہ کا مقام اس دنیا میں ہے وہ کسی اور جماعت کا نہیں..... پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا۔ زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرہ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ..... ایسا شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔..... حمد اور شکر کا پہلو ایک ابدی پہلو ہے۔ وہ ایک لازوال پہلو ہے۔ وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا، نہ میرے ساتھ ہے، نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے۔ وہ منصبِ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ و تابندہ ہے۔ اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے..... کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ تو کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہے اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے، صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرہ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔



اس ضمن میں آپؐ نے مزید فرمایا:-

آپؐ کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ جو خدا نے آپؐ کو نعمت عطا فرمائی ہے اور آپؐ کو معلوم بھی نہیں تھا کہ کیسے عطا ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے سے دوبارہ عطا ہوئی ہے۔ پس اس نعمت کو یاد رکھیں۔ اللہ نے دوبارہ یہ نعمت اپنے فضل سے عطا کی ہے اور نعمت کے سوا دل نہیں باندھے جاسکتے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تصور اپنے میں سے نکال دیں تو آپؐ میں سے کسی کو دوسرے کی پرواہ نہیں رہے گی اور اس تعلق کو خلافت آگے بڑھا رہی ہے اور وہ تعلق پھر خلافت کی ذات میں مرکوز ہوتا ہے اور پھر آگے چلتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۰ جون ۱۹۹۰ء، الفضل ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء)

آپؐ نے جماعت کو اجتماعیت کی برکت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

”پس وہ خدا کا احسان کہ آپؐ کو اکٹھے کر دیا آج یہ دوہری صورت میں ظاہر ہوا ہے“۔ الحمد للہ کہ آج ہم نے پھر دیکھا ”آج پھر بھائی بنائے گئے ہو لیکن خدا کی قسم اب جو بنائے گئے ہو، انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بنائے رکھے گا تمہیں، اگر تم انکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگیاں بسر کرو گے تو اس نعمت کو کوئی تم سے چھین نہیں سکے گا“۔

(خطبہ جمعہ ۱۵ اگست ۱۹۹۴ء، الفضل ۲۳ اگست ۱۹۹۴ء)

آپؐ نے فرمایا تھا کہ:-

”میں آپؐ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ..... اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔

(الفضل ۲۸ جون ۱۹۸۲ء)

آج ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور یہ جماعت آج پھر بنیان مرصوص کی طرح

خلافت کے قیام و استحکام کے لئے کھڑی ہوگئی اور اخلاص اور وفا کے وہ نمونے دکھائے جن کی مثال آج روئے زمین پر ہمیں نظر نہیں آتی۔ اے خدا اے میرے قادر خدا تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہان تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشیتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کروں گا اور تجھے غلبہ ہوگا۔ اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔“

(انوار الاسلام صفحہ ۵۴۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۵۴)

آخر میں میں پھر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ میرے لئے بھی بہت دعا کریں، بہت دعا کریں، بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

کل ایک دوست نے مجھے خط لکھا اور اس میں یہ دعا دی، بڑی اچھی لگی مجھے، کہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر آپ میں خلافت کے منصب کو نبھانے کی صلاحیت نہیں بھی ہے تو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے۔ یقیناً دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی یہ کارواں تمام تر کامیابیوں کے ساتھ آگے انشاء اللہ تعالیٰ رواں دواں رہے گا۔

آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ لیکن اس بارے میں ایک وضاحت میں یہاں کردوں کہ نظام جماعت اور خلافت کا ایک تقدس ہے جو کبھی آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ لوگوں میں بیٹھ کر یہ باتیں کی جائیں کہ اس خلیفہ میں فلاں کمی ہے یا فلاں کمزوری ہے۔ آپ مجھے میری کمزوریوں کی نشاندہی کریں، حتیٰ الوسع کوشش کروں گا کہ ان کو دور کروں لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے والے کے خلاف نظام جماعت حرکت میں آئے گا اور اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے میری مدد کریں اور پھر ہم سب مل کر اسلام کے غلبہ کے دن دیکھیں۔ ان شاء اللہ۔

